بسم اللہ الرحمن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
یوم شنبہ
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۲۵/۶۰ | ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ، ۱۴ ظہور ۱۳۵۰ ہش، ۱۴ اگست ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۸۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے نفسوں کو قربان کر کے پاکستان کی عمارت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرو

تمہاری قائم کردہ بنیاد پر ہی آنے والی نسلیں عمارت تعمیر کریں گی

اپنی نئی منزل پر عزم، استقلال اور علو حوصلہ سے قدم مارتے چلے جاؤ

عالی ہمت نوجوانوں کی آخری منزل کوئی نہیں ہوا کرتی

مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۵۰ء کو امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعلیم الاسلام کالج کے جلسہ تقسیم اسناد میں جو خطبہ صدارت ارشاد فرمایا اس کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں۔ یہ بصیرت افروز خطبہ موجودہ دور میں جبکہ وطنِ عزیز پاکستان اندرونی و بیرونی خطرات سے دوچار ہے ملک و قوم کے ہر فرد کے لئے مشعلِ راہ اور کامیابی کی کلید ہے احمدی نوجوانوں کو بالخصوص، اپنے آقا کے ان ارشادات کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے تاکہ وہ ملک اور قوم کی صحیح خدمات بجا لا سکیں۔ حضورؓ نے فرمایا:-

(۱) "پاکستان کا مطالبہ ہی اس دعوے پر مبنی تھا کہ اسلام ایک حقیقت ہے اور اس حقیقت کو ہم سیاسی وجوہ کی بناء پر ترک کرنے کے لئے تیار نہیں اور اسلام نام ہے خدا تعالیٰ اس کی قدرتوں اور اُس کے نبیوں پر ایمان لانے کا اگر ہم اپنے دعوؤں کی بنیاد اسلام پر رکھتے ہیں تو ہم کو یہ بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ ہم خدا پر یقین رکھتے ہیں اور اس کی زندہ قدرتوں پر ایمان رکھتے ہیں..... اسلام ایک زندہ مذہب ہے جو زندگی کے ہر شعبہ میں دخل انداز ہوتا ہے اور ہمارے ہر فعل پر حکومت کرنا چاہتا ہے اگر ہم اسلام کو ماننے کا دعوے کرتے ہیں تو ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ ہماری زندگی کے ہر شعبہ پر خدا اور اس کے رسول کو تصرف حاصل ہوگا اور یہ بھی ماننا پڑے گا کہ دُنیا کی ترقی اور تنزل میں اللہ تعالیٰ کے ارادہ کو بہت بڑا دخل حاصل ہے۔"

(مشعلِ راہ صفحہ ۶۴۸-۶۴۹)

(۲) "تم ایک نئے ملک کے شہری ہو۔ دُنیا کی بڑی مملکتوں میں سے بظاہر ایک چھوٹی سی مملکت کے شہری ہو۔ تمہارا ملک مالدار ملک نہیں ہے ایک غریب ملک ہے دیر تک ایک غیر حکومت کی حفاظت میں امن و سکون سے رہنے کے عادی ہو چکے ہو سو تمہیں اپنے اخلاق اور اپنے کردار بدلنے ہوں گے۔ تمہیں اپنے ملک کی عزت اور ساکھ دُنیا میں قائم کرنی ہوگی تمہیں اپنے وطن کو دُنیا سے روشناس کرانا ہوگا ملکوں کی عزت کو قائم رکھنا بھی ایک بڑا دشوار کام ہے لیکن ان کی عزت کو بنانا اس سے بھی زیادہ دشوار کام ہے اور یہی دشوار کام تمہارے ذمہ ڈالا گیا ہے۔ تم ایک نئے ملک کی نئی پود ہو۔ تمہاری ذمہ داریاں پرانے ملکوں کی نئی نسلوں سے بہت زیادہ ہیں انہیں ایک بنی بنائی چیز ملتی ہے انہیں آباؤ اجداد کی سنتیں یادداشتیں وراثت میں ملتی ہیں مگر تمہارا یہ حال نہیں ہے تم نے ملک بھی بنانا ہے اور تم نے نئی روایتیں بھی قائم کرنی ہیں ایسی روایتیں جن پر عزت اور کامیابی کے ساتھ آنے والی بہت سی نسلیں کام کرتی چلی جائیں اور ان روایتوں کی رہنمائی میں اپنے مستقبل کو شاندار بناتی چلی جائیں پس دوسرے قدیمی ملکوں کے لوگ ایک اولاد ہیں مگر تم ان کے مقابلہ پر ایک باپ کی حیثیت رکھتے ہو۔ وہ اپنے کاموں میں اپنے باپ دادوں کو دیکھتے ہیں تم نے اپنے کاموں میں آئندہ نسلوں کو مدّنظر رکھنا ہوگا۔ جو بنیاد تم قائم کرو گے آئندہ آنیوالی نسلیں ایک حد تک اس بنیاد پر عمارت قائم کرنے پر مجبور ہوں گی اگر تمہاری بنیاد ٹیڑھی ہوگی تو اس پر قائم کی گئی عمارت بھی ٹیڑھی ہوگی.....

.....پس بوجہ اس کے کہ تم پاکستان کی خشتِ اوّل ہو تمہیں اس بات کا بڑی احتیاط سے خیال رکھنا چاہیئے کہ تمہارے طریق اور عمل میں کوئی کجی نہ ہو..... بے شک یہ کام مشکل ہے لیکن اتنا ہی شاندار بھی ہے اگر تم اپنے نفسوں کو قربان کر کے پاکستان کی عمارت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر دو گے تو تمہارا نام اس عزت اور اس محبت سے لیا جائے گا جس کی مثال آئندہ آنے والے لوگوں میں نہیں پائی جائے گی۔ پس میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی نئی منزل پر عزم، استقلال اور علو حوصلہ سے قدم مارو۔ قدم مارتے چلے جاؤ اور اس بات کو مدّنظر رکھتے ہوئے قدم بڑھاتے چلے جاؤ کہ عالی ہمت (باقی صفحہ ۶ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ ظہور۔ اسلام آباد سے بذریعہ تار یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں مطلع فرماتے ہیں کہ عزیز محمد اسحاق صاحب جواہر آف مارشیس جو کہ مارشیس کے ایک نہایت مخلص احمدی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ربوہ میں اچانک بیمار ہو گئے ہیں اور مرض کی ابھی تک تشخیص نہیں ہو سکی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔

محترم سید محمد لطیف صاحب سابق انسپکٹر بیت المال کو فرش پر گرنے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں۔ کولہے کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

مکرم چوہدری رمضان احمد صاحب ظفر اکاؤنٹنٹ دفتر الفضل کئی روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔

میٹرک کے امتحان میں
تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا نتیجہ ۹۷ فیصد رہا

ربوہ ۱۳ ظہور۔ یہ خبر بڑی خوشی اور مسرت سے سنی جائے گی کہ امسال تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا میٹرک کے امتحان کا نتیجہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت شاندار اور خوشکن رہا۔ سکول کی طرف سے ۱۴۹ طلباء سرگودھا سیکنڈری بورڈ کے امتحان میٹرک میں شریک ہوئے ان میں سے ۱۴۴ کامیاب ہوئے۔ گویا نتیجہ ۹۷ فیصد رہا۔ کیفیت کے لحاظ سے بھی یہ نتیجہ بہت اعلیٰ ہے کیونکہ ۶۱ طلباء فرسٹ ڈویژن اور ۷۵ سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے اور صرف آٹھ طلباء کی تھرڈ ڈویژن آئی۔ کامیاب ہونے والے طلباء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادے عزیز مرزا لقمان احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بھی شامل ہیں عزیزم منیر احمد بشیر (جو کہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ افریقہ کے بیٹے اور حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب مرحوم کے نواسے ہیں) سکول کے طلباء میں اول آئے انہوں نے ۲۸، نمبر حاصل کئے۔ اس شاندار نتیجہ پر محترم ملک حبیب الرحمان صاحب ہیڈ ماسٹر اور سکول کے دیگر اساتذہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین۔

اعلان تعطیل

مورخہ ۱۴ ظہور (اگست) کو "یوم آزادی" کی وجہ سے دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی لہذا ۱۵ ظہور (اگست) کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام و ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۴ ظہور ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے حضور شکر گزاری کا دن

آج ۱۴ اگست ۱۹۷۱ء کو ہم ایک آزاد مملکت کے آزاد شہریوں کی حیثیت سے اپنا پچیسواں یوم آزادی منا رہے ہیں۔ ۲۴ سال قبل آج ہی کے دن پاکستان ایک نئے آزاد خود مختار ملک اور سب سے بڑی اسلامی مملکت کی حیثیت سے دُنیا کے نقشہ پر اُبھرا تھا۔

ان چوبیس سالوں میں پاکستان بار بار جن خطرناک حالات میں سے گزر کر بفضلہ تعالیٰ اپنی ہستی کو برقرار رکھنے میں کامیابی سے ہمکنار ہوتا چلا آرہا ہے وہ اس امر کا زندہ اور درخشندہ و تابندہ ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقدیرِ خاص کے ماتحت ہمیں یہ ملک عطا کیا ہے اور وہی اس کا پشتی بان، وہی اس کا محافظ و نگران اور وہی اس کا حامی و ناصر اور معین و مددگار ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی حفاظتِ خاص کا سایہ اس کے اوپر نہ ہوتا تو اس کے دشمن اپنے ناپاک منصوبوں اور مذموم ارادوں میں کبھی کے کامیاب ہو چکے ہوتے۔ ہمارے لئے یکے بعد دیگرے عارضی طور پر آندھیاں اُٹھتیں اور ظلمتیں چھاتی رہیں لیکن خدا تعالیٰ اپنی قدرت اور رحمت اور برکت کی چمکار دکھلا کر اور معجزانہ طور پر ان آندھیوں کو دُور اور ان ظلمتوں کو کافور کر کے دنیا پر آشکار کرتا رہا ہے کہ پاکستان اس کی تقدیرِ خاص کے ماتحت معرضِ وجود میں آیا ہے اور کوئی طاقت خواہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو اور اسے اپنی قوت اور اپنی وسعت اور اپنی دولت اور اپنے وسائل کی بہتات اور اپنے دوستوں اور حمایتیوں کی کثرت نیز سازشوں اور ریشہ دوانیوں میں اپنی مہارت پر کتنا ہی گھمنڈ اور کتنا ہی ناز کیوں نہ ہو وہ اس ملک کا شیرازہ منتشر کرنے اور ہمیں آزادی کی خداداد نعمت سے محروم کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی اور اس لئے نہیں ہو سکتی کہ ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ۔ اللہ تعالیٰ ایک بار نہیں بلکہ کئی بار انتہائی نازک حالات اور نہایت درجہ مہیب خطرات میں اپنی قدرت اور رحمت اور برکت کے جلووں کے طفیل ہمیں ایسے نظارے دکھا چکا ہے کہ جو اَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۝ (سورۃ القمر آیت ۴۵-۴۶) کے صحیح معنوں میں مصداق تھے۔

خود اس سال ہی ہماری آزادی کو اندرونی اور بیرونی طور پر جو شدید خطرہ لاحق ہوا اور جس طرح خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت اور رحمت کا ہاتھ بڑھا کر ایک گرتی ہوئی قوم کو سنبھالا اور جس طرح اس نے اپنی تائید و نصرت کا ثبوت دیا اس پر ایک دُنیا حیران ہے اور ایک جری دلیر اور پامردی سے حالات کا مقابلہ کرنے والی قوم کی حیثیت سے ہماری تعریف کر رہی ہے لیکن حسبِ سابق تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے اپنے فضل سے آزادی کی نعمت سے ہمیں مالا مال کیا اور پھر خود ہی اس نعمت کی ہماری خاطر حفاظت فرماتا چلا آرہا ہے۔ اس لحاظ سے ہمارا پچیسواں یوم آزادی خاص اہمیت کا حامل ہے کہ یہ روزِ سعید جو ہماری قومی آرزوؤں، تمناؤں، امیدوں، امنگوں اور ولولوں کا آئینہ دار ہے انتہائی نازک حالات اور بہت ہی کڑے امتحان میں سے گزر کر ہمیں دیکھنا نصیب ہوا ہے۔ ہمارا فرض ہے ہم اسے اللہ تعالیٰ کے حضور شکر گزاری کے دن کے طور پر منائیں۔ ہم اس کے اس خاص الخاص فضل پر اس کا شکر ادا کریں اور کرتے چلے جائیں۔ شکر ادا کرنے کا طریق یہ ہے کہ ہم نہ صرف زبان اور دل سے بلکہ اپنے عمل سے اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی احسانوں پر اپنے شاکر ہونے کا ثبوت دیں۔

اس شکر کا صحیح طریق کیا ہے؟ اسے ہم علی الخصوص پاکستان کے تعلق میں امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قیامِ پاکستان کے معاً بعد اس امر کا صحیح اندازہ لگاتے ہوئے کہ آئندہ پاکستان کو کیا خطرات پیش آنے والے ہیں اور آئندہ کیسے کیسے مشکل حالات کا سامنا کرنا ہوگا اپنے ہموطنوں یعنی اہلِ پاکستان کو ان خطرات کا مقابلہ کرنے کے صحیح طریق کی طرف توجہ دلائی تھی۔ آپ نے ۱۸ مارچ ۱۹۴۸ء کو کراچی میں تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ کے الفاظ گو ایک رنگ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں ہوتے ہیں مگر ایک رنگ میں آج پاکستان کے ہر فرد کے سامنے یہ الفاظ ہونے چاہئیں۔ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ (کے مطابق) خدا نے آپ لوگوں کو ایک آزاد حکومت دے دی ہے جس میں اسلامی طریقوں پر عمل کرنے کا آپ لوگوں کے لئے موقع ہے۔ اب اس دوسرے حصہ کو پورا کرنا مسلمانوں کا کام ہے (اور وہ ہے) فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔ وہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں، عبادتیں بجا لائیں اور اپنی زندگی کو اسلامی زندگی بنائیں اس کے ساتھ ہی وہ اپنے ملک اور اپنی قوم اور اپنے مذہب کی عزت بچانے کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ یہ دو چیزیں ایسی ہیں کہ اگر مسلمان ان پر عمل کر لیں تو اللہ تعالیٰ ان سے وعدہ کرتا ہے کہ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ وہ دشمن جو آج انہیں کچلنا چاہتا ہے خود کچلا جائے گا، وہ دشمن جو انہیں تباہ کرنا چاہتا ہے خود تباہ ہو جائے گا۔ صرف اس احسان کے بدلے جو اللہ تعالیٰ نے اُن پر کیا ہے کہ اُس نے انہیں کوثر بخشا اللہ تعالیٰ ان سے دو باتیں چاہتا ہے ایک یہ کہ وہ اپنا دین درست کر لیں اور عبادت اور دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو جائیں۔ اور دوسرے یہ کہ وہ اپنے دین اور مذہب کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کریں۔ جب وہ ایسا کر لیں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ یہ مت خیال کریں کہ تم تھوڑے ہو۔ یہ مت خیال کرو کہ تم کمزور ہو، اگر اس جذبہ اور نظریہ اور ایمان سے تم کھڑے ہو گئے تو خدا بے غیرت نہیں۔ خدا بے وفا نہیں۔ وہ چھوڑے گا نہیں جب تک وہ اس زبردست دشمن کو جو تم پر حملہ کرتا ہے تباہ اور برباد نہ کر دے۔

... میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہر احمدی مرد اور عورت کو اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اپنی ذمہ داری سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور سچے طور پر اپنی اور اپنے رشتہ داروں کی قربانی کرنے کی طاقت بخشے۔ تاکہ وہ اپنے مونہہ سے ہی یہ کہنے والے نہ ہوں کہ ہم قربانی کر رہے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فرشتے بھی آسمان پر ان کی قربانیوں کو دیکھ کر تعریف کریں۔ اور ان کی ترقی اور درجات کی بلندی کے لئے دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ موجودہ مصائب سے بچا کر مسلمانوں کو عزت اور آزادی اور ترقی کی زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

(الازہار لذوات الخمار حصہ دوم صفحہ ۳۰-۳۱)

الغرض آج کا دن اللہ تعالیٰ کے حضور شکر گزاری کا دن ہے کہ اس نے ایک کڑے امتحان میں سے ہمیں کامیابی سے گزرنے اور اپنی آزادی اور اپنے ملک کی سالمیت کو برقرار رکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پھر آج کا دن تجدید عہد کا دن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پاکستان کی شکل میں جو کوثر عطا فرمایا ہے ہم

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ

پر عمل پیرا ہوتے ہوئے عبادات، دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں مشغول رہیں نیز اپنے دین اور اپنے ملک کے لئے قربانیاں پیش کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے۔ ابھی خطرات دور نہیں ہوئے ظلمت چھٹی تو ہے لیکن صبح کی روشنی کا پورے طور پر غالب آنا ابھی باقی ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان کی سالمیت کی حفاظت اور اس کی ترقی و خوشحالی کے لئے مسلسل دعائیں کرنے اور کرتے چلے جانے کی بار بار تحریک فرمائی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم آج کے دن اور بھی زیادہ جذبہ و جوش اور درد و الحاح سے یہ دعائیں مانگیں اور ہمیشہ مانگتے رہیں تاکہ پاکستان ہمیشہ ہمیش کے لئے محفوظ ہو جائے اور سدا ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن رہے۔ آمین اللھم آمین۔

مختصر رپورٹ فضل عمر درس القرآن کلاس طالبات ربوہ ۱۹۷۱ء

از ۵ (وفا) جولائی تا ۴ (ظہور) اگست

اللہ تعالیٰ کا بہت ہی فضل اور احسان ہے کہ اس سال تعلیم القرآن کلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ طالبات نے کلاس میں شرکت کی۔ بیرون از ربوہ طالبات کی تعداد پچھلے سالوں کی نسبت زیادہ تھی مجموعی طور پر بھی طالبات کی تعداد میں نمایاں اضافہ تھا۔ مسجد مبارک میں روزانہ حاضری سوا چار سو کے قریب رہی ہے۔ بعض طالبات مجبوری یا بیماری کے باعث امتحان میں شریک نہ ہو سکیں۔ کل ۳۷۷ طالبات امتحان میں شریک ہوئیں جن میں سے ۷۰ معیار اوّل کی طالبات تھیں۔ جو سب کی سب کامیاب ہوئیں۔ معیار دوم میں ۳۰۷ طالبات شریک ہوئیں۔ جن میں سے ۲۹۷ طالبات کامیاب ہوئیں۔ اس طرح نتیجہ ۹۷٫۳ فیصد رہا۔

اس سال مندرجہ ذیل شہروں اور دیہات کی طالبات نے امتحان میں شرکت کی:۔ ساہیوال شہر، چک نمبر ۶/۱۱-ایل ضلع ساہیوال، چک نمبر ۳۹/۱۲-ایل ضلع ساہیوال، چک ۳۹/۱۲-ایل ضلع ساہیوال، اوکاڑہ، جھنگ، چنیوٹ، احمد نگر، عنایت پور گگو، پکا سدھواں، میانوالی، شیخوپورہ، ننکانہ صاحب، چوڑ کانہ منڈی، سانگلہ ہل، مرید بلوچاں، گجرات، اسعد اللہ پور، چوکنانوالی، گوجرانوالہ، کاموکی، مانگٹ اونچے، دھوالی، سرگودھا، چینی ناجہ، ۲ چک ۳۵ جنوبی، چک ۹ شمالی، بھیرہ، جوہر آباد، چک ۲۰۸ جنوبی، کیمبل پور، نواب شاہ، قمر آباد ضلع نواب شاہ، ڈیرہ غازیخان، پشاور، مردان، لائل پور، گوکھووال، چک ۱۲۱ ج ب، چک ۹۸ ج ب، لاہور، برکی ضلع لاہور، سیالکوٹ، نارووال، ڈسکہ، کھرپا، پوہلہ مہاراں، دارتہ زید کا، دادبلسنڈی، میرپور آزاد کشمیر، جہلم، ادو، ملتان، بوریوالہ، اور کوئٹہ۔

طالبات کے قیام کا انتظام جامعہ نصرت ربوہ میں تھا اور قیام و طعام کی ذمہ داری محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ اہلیہ حافظ بشیر الدین صاحب کے سپرد تھی۔ انہوں نے نہایت خلوص سے اپنے فرائض کو سرانجام دیا۔ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا عبدالقیوم صاحب لاہور سے نگران طالبات بن کر آئیں طالبات کی عمومی نگرانی ان کے سپرد تھی۔ انہوں نے بھی نہایت محنت سے اپنے فرائض کو نبھایا۔ اسی طرح محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ ڈسپنسر جامعہ نصرت ربوہ طالبات تیمارداری اور علاج کے لئے پورا مہینہ آتی رہیں اور ہر لحاظ سے طالبات کا خیال رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے (آمین)

طالبات کے لئے مسجد مبارک میں پس پردہ تدریس کا انتظام تھا۔ تمام اساتذہ نے نہایت محنت اور خلوص سے پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ شام کے وقت لڑکیوں کو تقریروں کی مشق بھی کروائی جاتی رہی۔ اور اختتام پر تقریروں کا مقابلہ ہوا اور پوزیشن لینے والی طالبات کو انعامات دئے گئے تقریری مقابلہ جات میں ۲۵ طالبات نے حصہ لیا۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اسلام آباد سے ربوہ تشریف لائے اور طالبات کو ملاقات کا شرف بخشا اور قیمتی نصائح فرمائیں۔ اسی طرح حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے بھی طالبات کو شرف ملاقات اور شرف معانقہ بخشا۔

۲ اگست صبح آٹھ بجے کھیلوں کے مقابلہ جات ہوئے۔ پہلے مختلف کھیلیں ہوئیں۔ پھر ربوہ اور بیرون از ربوہ طالبات کا رسہ کشی کا مقابلہ ہوا۔ جس میں ربوہ کی ٹیم جیت گئی بعد ازاں جب نیٹ بال کا میچ شروع ہوا تو ہلکی ہلکی بارش شروع ہوگئی مگر حضرت سیدہ ام امۃ المتین صاحبہ مدظلہا العالی وہاں موجود رہیں اور طالبات نے بھی بہت دلچسپی سے میچ جاری رکھا۔ بارش تیز ہوگئی اور طالبات کھیلتی رہیں۔ اس میں بھی ربوہ کی ٹیم جیت گئی۔ اول۔ دوم۔ سوم آنے والی طالبات کو انعامات دئے گئے نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مجموعی طور پر اوّل دوم۔ سوم آنے والی طالبات کو انعام دئے گئے۔ اسی طرح تقریری مقابلہ جات میں اوّل دوم سوم آنے والی مقررات کو انعامات نظارت کی طرف سے دئے گئے۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے بیرون از ربوہ اول دوم سوم آنے والی طالبات کو انعامات دئے گئے۔ دو چھوٹی بچیوں کو حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا العالی نے تقریری مقابلہ جات میں حوصلہ افزائی کے انعامات عطا فرمائے۔

۴ اگست کو حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے طالبات کو پارٹی دی گئی تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ایڈریس پڑھا گیا۔ ایڈریس کے بعد حضرت سیدہ ام امۃ المتین صاحبہ مدظلہا العالی نے کامیاب ہونے والی طالبات کو اپنے دست مبارک سے سندات عطا فرمائیں اور پوزیشن لینے والی لڑکیوں کو انعامات عطا فرمائے۔ آپ نے اپنے اختتامی خطاب میں طالبات کو قرآن کریم پڑھنے اس پر عمل کرنے اور دوسروں کو پڑھانے کی تاکید فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی بھی تلقین کی۔ دعا کے بعد یہ پُر مسرت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

مجموعی طور پر معیار اوّل اور دوم میں پوزیشن لینے والی طالبات کی تفصیل یہ ہے:۔

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۹۷۱ء میں انعامات لینے والی طالبات

تحریری امتحان معیار اوّل

اوّل:۔ امۃ الرفیق بنت قریشی فضل حق صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ — ۱۹۶/۲۰۰

دوم:۔ ملیحہ مسلم بنت چوہدری رحمت علی صاحب سرگودھا — ۱۹۴/۲۰۰

سوم:۔ امۃ النور بنت مولوی ابوالمنیر نورالحق دارالرحمت وسطی ربوہ — ۱۸۶/۲۰۰

امۃ الحکیم لئیقہ بنت مولانا ابوالعطاء صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ — ۱۸۶/۲۰۰

معیار دوم

اوّل:۔ فریدہ بشیر بنت بشیر احمد صاحب دارالرحمت غربی الف ربوہ — ۱۹۵/۲۰۰

دوم:۔ ثریا خانم بنت رانا منیر احمد خان باب الابواب ربوہ — ۱۹۰/۲۰۰

سوم:۔ جمیل بشریٰ فیکٹری ایریا ربوہ — ۱۸۹/۲۰۰

اس کے علاوہ ہر دو معیاروں میں ہر پرچہ میں اوّل دوم سوم آنے والی طالبات اور تقریروں میں اوّل دوم سوم آنے والی طالبات کو بھی انعامات دئے گئے۔

فرحت افزاء آف گوکھووال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

قائدین کرام کو بذریعہ اعلانات معلوم ہو چکا ہوگا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۸-۹-۱۰ اخاء/اکتوبر ۱۳۵۰ ہش/۱۹۷۱ء ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے قائدین سے التماس ہے کہ۔

۱۔ تمام خدام کو اجتماع کی تاریخوں کی اطلاع کر دیں۔

۲۔ خدام کو کثرت کے ساتھ اجتماع میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔

۳۔ خدام کو اجتماع میں ہونے والے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے لئے تیار کرنا شروع کر دیں۔

۴۔ مختلف امور کے متعلق تفصیلات بذریعہ اعلان اور بذریعہ سرکلر مجالس کو عنقریب بھجوانی شروع کر دی جائیں گی۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

آپ کے ذمہ کچھ رقم واجب الادا تو نہیں اگر ہے تو فوری ادائیگی فرما دیجئے

ناظر بیت المال آمد ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری پیاری امّی جان مرحومہ

مکرمہ امۃ العزیز ادریس صاحبہ بنت ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب مرحوم

میری امّی محترمہ سراج بی بی صاحبہ اہلیہ حافظ ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب مرحوم قریباً ۷۰ سال کی عمر میں ۲۷ جولائی کو ساڑھے چار بجے سہ پہر اپنے خالق اور مالک حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ امی جان کو کوئی خاص بیماری نہیں تھی۔ ابا جانؓ کی وفات کے بعد سے اکثر گھبراہٹ رہتی۔ دل کمزور ہو گیا تھا کمزوری سے اکثر دل کو ضعف ہو جاتا اور نبض بے قاعدہ ہو جاتی تھی۔ لیکن علاج معالجہ سے ٹھیک ہو جاتی تھی

۲۳ جولائی کی رات کو معدہ میں شدید درد کا دورہ اٹھا جو تین چار منٹ تک رہا صبح پھر وہی تکلیف ہوئی۔ علی الصبح ڈاکٹر کو دکھایا گیا۔ انہوں نے دل کی تکلیف تشخیص کی ہسپتال داخل کر دیا گیا وہاں طبیعت کچھ سنبھل گئی۔ لیکن کمزوری بتدریج بڑھتی گئی۔ شدید درد کا دورہ پھر تو نہ ہوا لیکن ہلکا ہلکا درد باقی رہا۔ ۲۷ تاریخ کو منگل کے روز ساڑھے تین بجے کے قریب پھر وہی درد اٹھا۔ اور باوجود ہر ممکن علاج کے ساڑھے چار بجے آپ اپنے اس مولیٰ کے حضور حاضر ہوگئیں۔ جسے ملنے کی انہیں بے حد تڑپ رہا کرتی تھی اور اکثر کہا کرتی تھیں کہ نامعلوم خدا تعالیٰ سے ملاقات کس دن ہوگی۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ میں آخری آرام گاہ بنی۔

میری امی مرحومہ سید فقیر محمد خان صاحب کی دختر نیک اختر تھیں اور افغانستان سے اپنے والدین کے ہمراہ پانچ چھ سال کی عمر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قادیان ہجرت کر کے آئیں۔ اور اس طرح حضور کی صحابیات میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیدار کے بعض واقعات اکثر سنایا کرتی تھیں۔ فرماتی تھیں۔ بچپن کے زمانہ میں ایک دفعہ جب کہ حضور لیٹے ہوئے تھے مجھے حضور کا ایک بازو مبارک دبانے کا شرف حاصل ہوا۔

پھر ایک دفعہ حضور علیہ السلام بہشتی مقبرہ کے باغ میں ٹہل رہے تھے میں حضور کے پیچھے پیچھے جہاں حضور کے قدم مبارک پڑتے ان پر پاؤں رکھ رکھ کر چلتی رہی۔ کچھ دور جا کر حضورؑ نے مسکرا کر پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھا۔ ان دنوں والدہ صاحبہ کی عمر پانچ چھ سال کی تھی۔

ایک دفعہ حضور علیہ السلام صبح کے وقت سیر کو جا رہے تھے۔ آپ کے ساتھ صحابہ کرام کا ایک گروہ تھا حضور کی سفید پگڑی مبارک دور سے نمایاں طور پر دکھائی دے رہی تھی۔ حضور علیہ السلام بہت تیز تیز قدم اٹھاتے جا رہے تھے اور لوگ ساتھ ساتھ قریباً بھاگتے جا رہے تھے اور تیز چلنے کی وجہ سے گرد اُڑ رہی تھی۔ میں بھی کچھ فاصلے تک پیچھے بھاگتی رہی۔

آپ بتایا کرتی تھیں کہ اپنے آبائی وطن افغانستان میں جب کہ آپ کی عمر کافی چھوٹی تھی۔ آپ کا بچپن کا کھیل نماز پڑھنا ہوتا تھا۔ اپنی سہیلیوں سے کھیلتی کھیلتی الگ جگہ چلی جاتی اور پہاڑوں کے صاف صاف پتھر اکٹھے رکھ کر ان پر دو رکعت نماز پڑھ لیتیں۔ بتایا کرتی تھیں۔ جب میری شادی ہوئی تو پہلی رات میں نے دیکھا کہ میرے خسر حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب تہجد کے وقت اٹھے ہیں۔ کافی لمبی نماز پڑھی اور صبح کی نماز کے بعد قرآن کریم کا درس دینے لگے۔ اس وقت مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ خدا تعالیٰ نے کیسے نیک گھرانے میں میرا تعلق قائم کیا ہے۔ جہاں نمازیں اور قرآن پڑھا جاتا ہے۔ کیونکہ جب سے سن شعور کو پہنچی تھیں تب سے یہ دعا کیا کرتی تھی کہ یا اللہ میری شادی کسی نیک مرد سے ہو۔

حضرت خلیفہ اولؓ کو ہمیشہ اباجی کہا کرتی تھیں۔ حضرت سیدہ امۃ الحئیؓ سے خاص دوستی تھی۔ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اولؓ نے امی سے فرمایا کہ جس طرح امۃ الحئی میری بیٹی ہے اسی طرح تم بھی میری بیٹی ہو۔ وہ مجھے اباجی کہتی ہے تم بھی اباجی کہا کرو۔

جب مسجد فضل لندن کے لئے چندے کی تحریک ہوئی اس وقت اپنے سسرال میں رہتی تھیں اور میرے ابا جان ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ میرے دادا جانؓ جماعت احمدیہ فیروز پور کے امیر جماعت تھے۔ امی بتایا کرتیں کہ اس وقت مجھے شدید خواہش ہوئی کہ اے خدا میرے پاس پیسے ہوتے تو میں ایک سو روپیہ مسجد کے لئے چندہ دیتی۔ اس تڑپ کے ماتحت انہوں نے اپنے گلے کا زیور پیش کر دیا اور ایک سو ایک روپیہ چندہ میں دیئے۔

جب ابا جان میڈیکل کی تعلیم مکمل کر چکے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد کے مطابق مشرقی افریقہ تشریف لے گئے۔ میڈیکل پریکٹس اچھی طرح چل نکلنے پر ایک سال کے بعد امی جان کو بھی وہاں بلا لیا۔ جہاں مالی آسائش اور فراخی کا زمانہ شروع ہوا۔ لیکن آپ نے یہ زمانہ بھی نہایت سادگی میں گزارا اور ہر قسم کے چندوں میں باقاعدہ حصہ لیتی رہیں۔ وہیں میری پیدائش ہوئی۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا یہی دیکھا کہ ہر اتوار کو تبلیغی پروگرام ابا جان اور امی دونوں مل کر بناتے اور غیر از جماعت مسلمانوں اور ہندو سکھوں کے گھروں میں جا جا کر تبلیغ کرتے۔ اکثر انہیں اس تبلیغ کے سلسلے میں گالیاں بھی ملتیں۔ جنہیں سُن کر خوشی کا اظہار کرتیں کہ خدا تعالیٰ کی خاطر ہم یہ گالیاں سُن رہے ہیں۔ انہیں تبلیغ کرنے کا ایک خاص جوش تھا مجھے یاد ہے اکثر سفروں کے دوران اپنے ساتھ بیٹھی ہوئی عورتوں سے کسی نہ کسی رنگ میں تبلیغی گفتگو شروع کر دیتیں اور اس کے لئے کبھی نامناسب موقع اور محل کا خیال نہ کرتیں۔

حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا سے امی کو خاص محبت تھی۔ جب کبھی کسی قسم کی گھبراہٹ یا کوئی تکلیف ہوتی فوراً حضرت اماں جانؓ کی خدمت میں حاضر ہوتیں۔ آپ بھی ان سے بیٹیوں کا سا سلوک فرماتیں اور ہر طرح سے دلجوئی فرماتیں۔

آپ صاحب رؤیا و کشوف تھیں۔ اکثر دعا بڑی جلدی قبول ہو جاتی تھیں۔ تہجد اور اشراق کی نماز میں علاوہ فرض نمازوں کے کبھی ناغہ نہ کیا۔ اکثر میں انہیں قرآن کریم پڑھتے اور نماز پڑھتے ہی دیکھتی۔ قرآن مجید کی تلاوت کے بعد اس کا ترجمہ ضرور پڑھتیں۔ کہا کرتی تھیں کہ اصل عبادت تو جوانی کی عمر میں ہوتی ہے۔ جب انسان کو صحت اور توانائی حاصل ہوتی ہے جو شخص جوانی میں عبادت کرتا ہے۔ اسے بڑھاپے میں عبادت کی توفیق ملتی ہے۔ ہم سب بہن بھائیوں کو نماز اس کے اول وقت میں پڑھنے اور تہجد کا التزام رکھنے کی تاکید کیا کرتی تھیں۔

۱۹۴۸ء سے ۱۹۷۰ء تک شمالی بورنیو میں جہاں ابا جان میڈیکل پریکٹس کرتے تھے۔ مقیم رہیں۔ اس تمام عرصہ میں ابا جان کے ساتھ تبلیغی سرگرمیوں میں برابر کی شریک رہتی۔ میرے ابا جان اپنے ڈاکٹری کاموں کی نسبت تبلیغی کاموں کی طرف زیادہ توجہ دیتے تھے۔ دیکھنے والے دیکھتے کہ وہ ڈاکٹر کم اور مبلغ زیادہ ہیں امی کو ابا جان کے ساتھ دلی لگاؤ اس قدر تھا کہ جب کبھی ابا جان بیمار ہوتے امی بھی بیمار پڑ جاتیں۔ ملنے جلنے والی چینی خواتین کہتیں کہ یہ کیا بات ہے۔ جب ڈاکٹر صاحب بیمار ہوتے ہیں آپ بھی ساتھ ہی بیمار ہو جاتی ہیں۔ امی کی یہ خاص عادت تھی کہ جب کبھی کوئی نیا کپڑا یا نئی جوتی پہنتیں تو اسے پہن کر پہلے دو رکعت نفل شکرانے کے ادا کرتیں اور یہ عادت ان کی بچپن سے تھی اور آخر تک قائم رہی۔ بتایا کرتی تھیں کہ ہماری بڑی بہن امۃ الرحیم صاحبہ (جو آج کل امریکہ میں مقیم ہیں) جب چھوٹی تھیں تو ایک دفعہ انہیں لکڑی کی کھڑاواں لے کر دی۔ اس پر بھی امی نے انہیں کہا کہ بیٹی نفل پڑھ کر خدا کا شکر ادا کرو۔ چیز چھوٹی ہو خواہ بڑی خدا تعالیٰ کا شکر ہر حال میں لازم ہے۔

ابا جان مرحوم کی وفات کے بعد ۱۰ سال زندگی پائی۔ لیکن یہ دس سال گھبراہٹ اور بے چینی میں ہی گزرے۔ اگرچہ انہیں اولاد کی طرف سے اور مالی لحاظ سے کوئی خاص فکر نہیں تھا۔ لیکن اس طرح گھبرائی رہتیں جیسے ان کا دل اس دنیا میں نہ لگتا ہو۔ اکثر کہتیں یہ دنیا ہمارے لئے نہیں رہیں تو سکون آخرت میں ملے گا۔ جب تک صحت نے اجازت دی ہمیشہ مسجد میں جلسوں اور جمعوں پر جاتی رہیں۔ جب کمزوری اور بیماری کی وجہ سے نہ جا سکتیں تو نہ جانے کا ازحد افسوس ہوتا۔ رمضان المبارک میں جتنی دیر مسجد میں درس ہوتا اتنی دیر تک گھر پر قرآن مجید اور اس کا ترجمہ پڑھتی رہتیں۔ تفسیر کبیر کی جتنی جلدیں چھپیں سب منگوائیں اور گھر میں روزانہ ان کا درس مجھے یا چھوٹی بہن کو کہہ کر کرواتیں۔ سلسلے کا دیگر لٹریچر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات اکثر پڑھتیں۔ تاریخ لجنہ کی پہلی جلد جو حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی نے مرتب فرمائی ہے خرید کر ساری پڑھی اسی طرح کتاب "الازھار لذوات الخمار" بھی پڑھی۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر فرد سے دلی عقیدت رکھتیں۔ اور انہیں ملنے کے لئے تڑپ کی حد تک شوق رکھتیں۔ ابا جان کی وفات کے بعد ہمیں اپنی امی کا بڑا سہارا تھا وہ دن رات ہمارے اور ہمارے بچوں کے لئے دعائیں کرتیں۔ کوئی فکر یا پریشانی ہوتی ہم انہیں دعا کے لئے کہتے اب وہ مشفق و مہربان ہستی دنیا میں نہیں رہی۔

تمام احمدی بھائی بہن دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں ابا جان کے ساتھ اعلیٰ علیین میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان پر رحمتوں اور فضلوں کی بارش نازل فرمائے۔ اور ہمارے زخمی دلوں کو سکون دے وہی ہمارا سہارا ہے۔

اس موقعہ پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد خاص کر حضرت سیدہ ام امۃ المتین صاحبہ مدظلہا اور حضرت سیدہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ نے بہت ہمدردی فرمائی۔ نیز دیگر سب احمدی بہنوں کی ممنون ہوں جنہوں نے خود آکر یا خطوط کے ذریعہ اظہار تعزیت فرمایا۔ خدا تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ نیز جن بہن بھائیوں نے تجہیز و تدفین کے سلسلے میں امداد فرمائی ان سب کے لئے خدا تعالیٰ سے بہترین بدلے کے لئے دعا کرتی ہوں۔

رسالہ خالد ربوہ کی اشاعت بڑھائیے

رسالہ خالد مجلس خدام الاحمدیہ کا آرگن ہے جس میں علاوہ بلند پایہ علمی اور تربیتی مضامین کے خدام الاحمدیہ کی سرگرمیوں سے متعلق خبریں اور رپورٹیں بھی شائع ہوتی ہیں۔

خدام کے لئے اس رسالہ کا خریدنا اور پڑھنا اور اس کی اشاعت بڑھانے میں مرکز کی مدد کرنا بہت ضروری ہے۔

مینجر
ماہنامہ خالد ربوہ

واقفِ زندگی طلباء کا جامعہ احمدیہ میں داخلہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقف زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۱۵ ر تبوک ۱۳۵۰ ہش مطابق ۱۵ ستمبر ۱۹۷۱ء بروز بدھ صبح ۸ بجے دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں لیا جائے گا۔ داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف اے، بی اے۔ اور ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

ایسے نوجوان جنہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ کے خواہشمند ہیں فوری طور پر اپنے رول نمبر، نتیجہ امتحان اور مکمل پتے سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

تجاویز بھیجنے کی آخری تاریخ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر شوریٰ کا انعقاد ہو گا۔ قائدین مجالس، ناظمین اضلاع اور قائدین علاقہ سے التماس ہے کہ شوریٰ کے لئے تجاویز بھیجنے کی آخری تاریخ ۷ ر تبوک ۱۳۵۰ ہش (۷ ستمبر ۱۹۷۱ء) ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ماہنامہ الفرقان جولائی (اگست) کے وی پی آرہے ہیں

ماہنامہ الفرقان کا مشترکہ نمبر بابت جولائی اور اگست روانہ ہو رہا ہے جن خریدار احباب کا چندہ ختم ہے ان کے نام وی پی کئے جا رہے ہیں پیشگی چندہ وصول نہ ہونے کی صورت میں رسالہ بند ہو جاتا ہے۔

احباب کو چاہیئے کہ وی پی وصول کریں اور آئندہ چندہ بذریعہ منی آرڈر یا چیک ارسال فرمایا کریں۔ (مینیجر الفرقان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن

صنعتی ترقی کے پیش رو

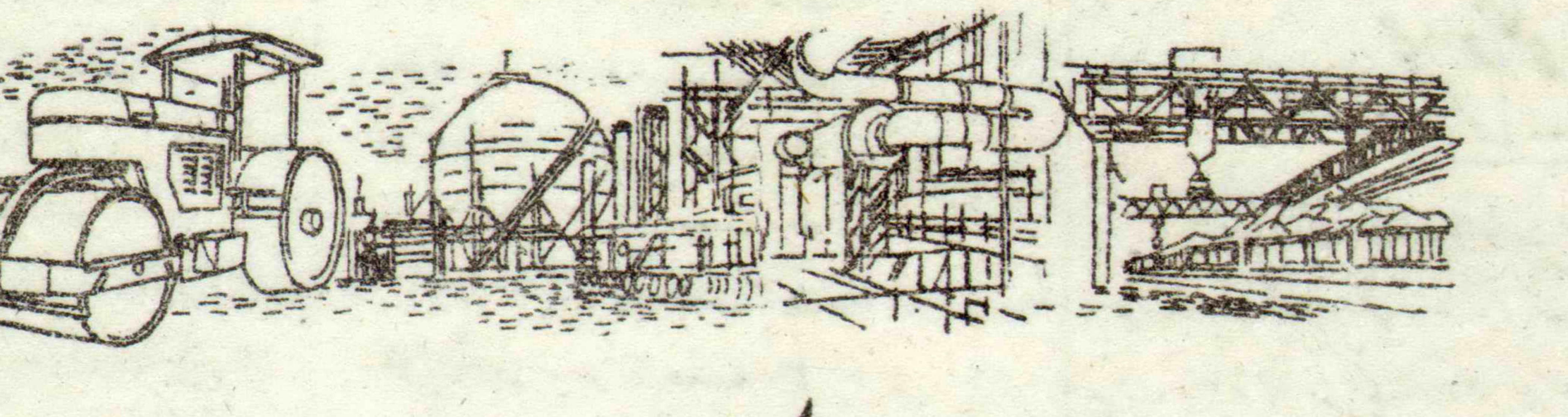

اب

بھاری صنعتوں

کے میدان میں

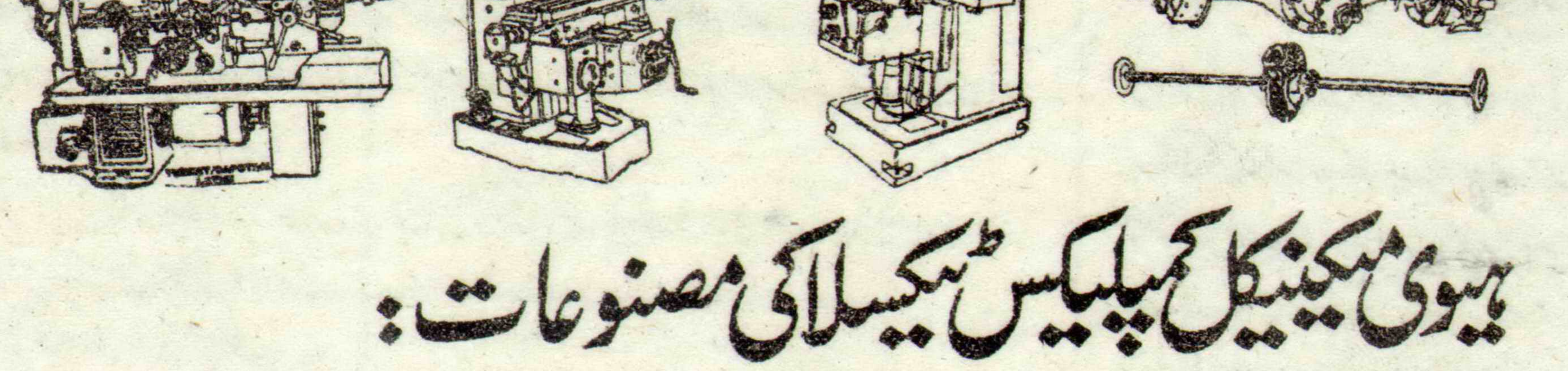

ہیوی میکینیکل کمپلیکس ٹیکسلا کی مصنوعات:

• سیمنٹ اور شکر سازی کے کارخانوں کی مشینری اور ساز و سامان • بوائلرز • کرینیں
• ریلوے کا ساز و سامان • سڑکیں بنانے کی مشینیں • ٹرکوں کے چیسس

پاکستان مشین ٹول فیکٹری۔ لانڈھی کی مصنوعات:

• مشین ٹولز • جیپوں، ٹرکوں اور کاروں کے گیئر بکس اور ایکسل • ڈائی کاسٹنگس

INF KRY 902

مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن

NATIONAL 486-G

درخواست ہائے دعا

میرے خسر محترم جناب محمد شفیع صاحب دو ہفتہ سے بہت علیل ہیں۔ پہلے تیز بخار ہوتا تھا اب بندش پیشاب کی تکلیف ہو گئی ہے سب بہن بھائیوں سے ان کی شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(فہمیدہ کھوکھر۔ لاہور کینٹ)

۲۔ میرے عزیز بھتیجے (ابن عزیزم چوہدری محمد اسلم صاحب) کو موٹر سائیکل کی زد میں آجانے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں ایک ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ بچہ کی عمر صرف چھ سال ہے۔ احباب کرام سے اس کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد دین معرفت چوہدری محمد اسلم ایڈووکیٹ ممبر جوڈیشل)

۳۔ خاکسار چند ایک پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب دعا کریں کہ مولا کریم اپنے فضل سے میری جملہ مشکلات اور پریشانیوں کو دور فرمائے آمین۔

(راجہ اللہ دتہ جماعت احمدیہ نصیرہ ضلع گجرات)

۴۔ خاکسار کی ہمشیرہ امۃ اللہ کافی دنوں سے لائل پور میں بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالستار کارکن دفتر خزانہ۔ ربوہ)

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت و صفائی کے لئے بہترین تحفہ۔ مردوں عورتوں سب کے لئے مفید ہے۔ قیمت سوا روپیہ

خورشید دواخانہ۔ گول بازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نُصرت جہاں ریزرو فنڈ

انگلستان کے سوفیصدی ادائیگی کرنے والے احباب

انگلستان کے جن مخلصین نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مبارک تحریک میں سوفیصدی ادائیگی کر دی ہے ان کی چوتھی فہرست دعا کی غرض سے پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال میں برکت دے اور دوسرے بھائی بہنوں کو بھی اپنے وعدے جلد پورا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

		شلنگ	پونڈ
۷۱۔ مکرم حنیف الرحمان صاحب	لنڈن	۰	۲۰۰
۷۲۔ " خواجہ احمد "	کرائے ڈن	۰	۲۰۰
۷۳۔ " محمد ادریس خان "	جلنگھم	۴۹	۲۱۱
۷۴۔ " چوہدری محمد عبدالرشید "	لنڈن	۰	۱۶۶
۷۵۔ " ڈاکٹر شاہنواز صاحب (مزید وعدہ کیساتھ)	"	۰	۱۰۰
۷۶۔ " مرزا عبدالحمید "	گرین فرڈ	۰	۱۰۰
۷۷۔ محترمہ اے آر ناصر صاحبہ	لنڈن	۰	۵۰
۷۸۔ " اکبر صاحبہ معہ ناصر صاحب	"	۰	۵۰
۷۹۔ مکرم ارسہ رحیبہ از طرف بھائی عبدالباسط صاحب	"	۰	۵۰
۸۰۔ " محمد شریف خواجہ صاحب	"		۵۱
۸۱۔ " ندیم ایوب احمد "	"	۰	۵۰
۸۲۔ محترمہ رقیہ ندیم کھوکھر صاحبہ	"	۰	۵۰
۸۳۔ مکرم رشید اعظم صاحب	ایلنڈ	۰	۵۰
۸۴۔ " شمیم احمد خلیل "	فرانس	۰	۵۰
۸۵۔ " چوہدری اعجاز احمد "	ہڈرس فیلڈ	۰	۵۰
۸۶۔ محترمہ مسز شمسہ سفیر الدین از طرف خاوند ڈاکٹر سفیر الدین صاحب	"	۰	۵۰
۸۷۔ مکرم شہاب الدین صاحب ایلینی	گلاسگو	۰	۳۰
۸۸۔ " افتخار ایلینی "	"	۰	۲۵
۸۹۔ " عبدالوہاب خان "	لنڈن	۰	۱۰
۹۰۔ محترمہ ناز اے کریم صاحبہ	"	۰	۱۰

باسکٹ بال کا ایک دلچسپ نمائشی میچ

مورخہ ۱۴ر اگست کو یوم آزادی کی تقریبات کے سلسلہ میں سرگودھا ڈویژن باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے زیرِ اہتمام ٹی آئی کالج کی باسکٹ بال کورٹس میں باسکٹ بال کا ایک دلچسپ نمائشی میچ بوقت چھ بجے صبح منعقد ہو رہا ہے جس میں سرگودھا ڈویژن کے چنندہ کھلاڑیوں کے علاوہ سرگودھا بورڈ اور پنجاب یونیورسٹی کے منتخب کھلاڑی شریک ہوں گے۔

احباب اس نمائشی میچ سے لطف اندوز ہونے کے لئے وقت مقررہ پر تشریف لائیں اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(پبلسٹی سیکرٹری جھنگ ڈسٹرکٹ باسکٹ بال ایسوسی ایشن)

مربیان سلسلہ کیلئے ایک ضروری اعلان

۱۔ مجالس انصار اللہ ہفتہ اصلاح وارشاد منا رہی ہیں۔ اس بارہ میں مجالس کے ساتھ تعاون کیا جائے۔ اور ان کی مناسب رہنمائی کی جائے۔

۲۔ مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ کے سالانہ مرکزی اجتماعات منعقد ہونے والے ہیں۔ تمام مربیان اپنے اپنے حلقے میں اس امر کی کوشش فرمادیں کہ ان اجتماعات میں تمام مجالس کے نمائندے شرکت کریں۔ اور اس کی رپورٹ نظارت ہذا کو بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ ـــ ایک بابرکت تحریک

افریقہ میں کاروانِ اسلام چھلانگیں لگاتے ہوئے آگے بڑھ رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"میں نے پچھلے سال مغربی افریقہ کے دورہ میں حالات کو بچشم خود دیکھا۔ میرا یہ مشاہدہ بالآخر "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے قیام کا باعث بنا۔ دوستوں نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اپنے اپنے طور پر اخلاص کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک اب بڑی بابرکت ثابت ہو رہی ہے مغربی افریقہ کے بعض ملکوں میں اب تک کئی ہسپتال اور سکول کھل چکے ہیں۔ جن میں لوگوں کو طبی اور تعلیمی سہولتیں بہم پہنچائی جا رہی ہیں۔ اسلام کے حسن واحسان کا کرشمہ ہے کہ افریقہ میں کاروانِ اسلام چھلانگیں لگاتے ہوتے آگے بڑھ رہا ہے۔ لوگ عیسائیت کو خیرباد کہہ کر حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔"

(الفضل ۷ر ظہور)

اے احمدیت کے پروانو! جائزہ لیجئے کہ کیا آپ اس مبارک تحریک میں شامل ہو چکے ہیں۔ اور اپنے وعدہ کے مطابق دوسرے سال کی ادائیگی بھی کر چکے ہیں۔ اگر آپ پہلے کسی وجہ سے ایسا نہیں کر سکے تو اب بھی تلافی مافات ممکن ہے۔ بڑی فراخدلی سے اس میں حصہ لیجئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

محترم حکیم محمد زاہد صاحب کی وفات

خاکسار کے والد ماجد حضرت مولوی حکیم محمد زاہد صاحبؓ جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ ۸ر اگست ۱۹۷۱ء بروز اتوار وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کگی نو نے پڑھائی۔ احباب جماعت احمدیہ شورکوٹ کگی نو چک ۴۹۷ چک ۲۰ گگھ نے شمولیت کی۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ خلافت حقہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انہیں خاص اُنس تھا۔ قبلہ والد صاحبؓ نے ۱۹۰۴ء میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔ جملہ احباب جماعت، بزرگان سلسلہ عالیہ وخاندان حضرت مسیح موعودؑ سے عاجزانہ طور پر دُعائے مغفرت کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں صبر کی توفیق بخشے۔ آمین

(حکیم محمود احمد ولد حکیم محمد زاہد صاحب مرحوم، شورکوٹ ضلع جھنگ)

بقیہ صفحہ اول

نوجوانوں کی منزل اول بھی ہوتی ہے منزلِ دوم بھی ہوتی ہے منزلِ سوم بھی ہوتی ہے لیکن آخری منزل کوئی نہیں ہوا کرتی۔ ایک منزل کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری وہ اختیار کرتے چلے جاتے ہیں وہ اپنے سفر کو ختم کرنا نہیں جانتے۔ وہ اپنے رختِ سفر کو کندھے سے اتارنے میں ہتک محسوس کرتے ہیں ان کی منزل کا پہلا دور اُسی وقت ختم ہوتا ہے جبکہ وہ کامیاب اور کامران ہو کر اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے حاضر ہوتے ہیں اور اپنی خدمت کی داد اُس سے حاصل کرتے ہیں جو ایک ہی ہستی ہے جو کسی کی خدمت کی صحیح داد دے سکتی ہے پس اے خدائے واحد کے منتخب کردہ نوجوانو! اسلام کے بہادر سپاہیو!! ملک کی اُمیدوں کے مرکز! قوم کے سپوتو!!! آگے بڑھو کہ تمہارا خدا، تمہارا دین، تمہارا ملک اور تمہاری قوم محبت اور امید کے مخلوط جذبات سے تمہارے مستقبل کو دیکھ رہے ہیں۔"

(مشعلِ راہ ص ۶۵۲)

(مرسلہ نذیر احمد خادم
ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷